بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ ۔ ۳۰ ذیقعد ۱۳۹۰ھ ، ۲۹ صلح ۱۳۵۰ ہش ، ۲۹ جنوری ۱۹۷۱ء ۔ نمبر ۲۵

اَخبارِ احمدیّہ

ربوہ ۲۷ صلح ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کل کی نسبت کچھ بہتر رہی ۔ احباب جماعت نہایت سوز و گداز سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ ۲۸ صلح ۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پچھلے دنوں شدید ضعف کی وجہ سے بہت ناساز رہی اب طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۲۷ صلح ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید رقم فرماتے ہیں :-

" ہماری لنڈن جماعت کے ایک مخلص دوست مکرم عزیز الدین صاحب کو دل کی بیماری کا شدید حملہ ہُوا ہے ۔ اگرچہ ان کی حالت اب قدرے بہتر ہے لیکن ابھی مکمل آرام نہیں ہُوا ۔ اس لئے احباب جماعت سے ان کی صحت کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔"

ربوہ ۲۷ صلح ۔ خاکسار کے چچا جان حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب کی طبیعت پیشاب کی تکلیف اور ضعف اور گھبراہٹ کیوجہ سے چند روز سے زیادہ علیل ہے احباب کی خدمت میں میری عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحب موصوف کو شفا بخشے اور تکلیف دُور فرمائے آمین ۔ (قاضی عبد السلام بھٹی ربوہ)

جیسا کہ احباب کو علم ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری خوشدامن محترمہ بیگم عبد المالک خان صاحب کے پتّے کا اپریشن کامیاب رہا لیکن Anaesthesia کے دوران ایک نس کو ضرب پہنچنے کی وجہ سے اب ٹانگ میں بہت درد ہے جس کی وجہ سے کافی تکلیف ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دردِ دل سے ان کی مکمل صحتیابی اور ہر قسم کی مزید پیچیدگی سے محفوظ رہنے کی دعا فرماویں ۔ (ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ربوہ)

اِرشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُدا کو واحد لاشریک سمجھو اور خدا کے بندوں سے ہمدردی اختیار کرو

نیک چلن اور نیک خیال انسان بن جاؤ ۔ کوئی فساد اور شرارت تمہارے دل کے نزدیک نہ آسکے

(۱) " مجھے اللہ جلّ شانہٗ کی قسم ہے کہ مَیں کافر نہیں ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے ۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں ۔ اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں ۔ اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں ۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسولؐ کے فرمودہ کے برخلاف نہیں ۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اُس کی غلط فہمی ہے ۔ اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس کو پوچھا جائے گا ۔ مَیں اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسولؐ پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلّہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلّہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلّہ بھاری ہوگا ۔"

(کرامات الصادقین صٓ ۲۵)

(۲) " مَیں اپنی تعلیم کو قریباً اُنیس برس سے شائع کر رہا ہوں .... اس تعلیم کا خلاصہ یہی ہے کہ خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور خدا کے بندوں سے ہمدردی اختیار کرو ۔ اور نیک چلن اور نیک خیال انسان بن جاؤ ۔ ایسے ہو جاؤ کہ کوئی فساد اور شرارت تمہارے دل کے نزدیک نہ آسکے جھوٹ مت بولو ۔ افترا مت کرو ۔ اور زبان اور ہاتھ سے کسی کو ایذا مت دو ۔ اور ہر ایک قسم کے گناہ سے بچتے رہو ۔ اور نفسانی جذبات سے اپنے تئیں روکے رکھو ۔ کوشش کرو کہ تا تم پاک دل اور بے شر ہو جاؤ ۔"

(کشف الغطاء صٓ ۸ طبع اوّل)

خوش قسمت کون ؟

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

" یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبّت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی .... صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو ۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبّت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبّت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا ۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائیگی ۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے ۔ پس جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا ۔"

(اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم)

ناظر بیت المال آمد

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ صلح ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک حقیقی احمدی کے ایمان کی بنیاد

بیشک اللہ تعالیٰ نے ایسے دل و دماغ والے بھی انسان اور ایسی سعید روحیں بھی پیدا کی ہیں جو حق کو بغیر کسی بیرونی مدد کے محسوس کر لیتے ہیں اور یہ حس اگرچہ تمام انسانوں میں اپنی اپنی حیثیت کے مطابق موجود ہوتی ہے اور انسانی ضمیر میں اس کا بیج اللہ تعالیٰ نے بویا ہوا ہے لیکن آگے انسانوں کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اس حس سے کہاں تک فائدہ اٹھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

یعنی ہم نے انسان کو بہتر ہیئت میں پیدا کیا ہے اس کے مطابق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ ہر انسان جب پیدا ہوتا ہے مسلمان ہوتا ہے مگر بعد میں اپنے والدین کی تربیت اور ماحول کی وجہ سے یہودی، نصرانی بلکہ دہریہ تک بن جاتا ہے۔ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے ثم رددناہ اسفل سافلین
یعنی پیدائش کے بعد اس کو اختیار ہے کہ وہ خواہ صحیح راستہ اختیار کرے یا گمراہی کے اتھاہ غار میں گرتا چلا جائے تاہم اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ

الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت فلھم اجر غیر ممنون

یعنی انسان کو یہ بھی اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لا کر اور اس کے بتائے ہوئے لائحہ زندگی پر عمل کر کے غیر محدود فلاح حاصل کرے۔

الغرض بعض انسان شروع ہی سے سعید ہوتے ہیں اور حق کو محسوس کر لیتے ہیں اور سیدھے راستہ پر چل کر غیر محدود فلاح پا لیتے ہیں۔ لیکن ایسے تمام انسان نہیں ہوتے بلکہ ان کو ہدایت کی ضرورت ہوتی ہے اور زندگی کی راہ کے خطرات کی نشاندہی ضروری ہوتی ہے۔ تاکہ وہ ایمان لائیں اور سیدھا راستہ اختیار کریں۔ ایسے لوگ بھی درجہ بدرجہ مقام رکھتے ہیں۔ بعض تو اس پُر حکمت کارخانہ کو دیکھ کر ہی اس کے بنانے والے کی ذات کے قائل ہو جاتے ہیں لیکن بعض ایسے فلسفی اور سائنسدان بھی ہوتے ہیں کہ وہ ذاتی تجربہ کے بغیر ذات باری تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے انکو ایسے دلائل کی ضرورت ہوتی جس سے وہ اپنی تمام دانشوری کے باوجود انکار نہیں کر سکتے اسبات کو سمجھنے کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:

"تمام نتائج ایمان سے پیدا ہوتے ہیں۔ سانپ کے سوراخ کو پہچان کر کوئی انگلی اس میں نہیں ڈالتا جب ہم جانتے ہیں کہ ایک مقدار اسٹرکنیا کی قاتل ہے تو ہمارا اس کے قاتل ہونے پر ایمان ہے اور اس ایمان کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اس کو منہ نہیں لگائیں گے اور مرنے سے بچ جائیں گے اور تقدیر یعنی دنیا کے اندر تمام اشیاء کا ایک اندازہ اور قانون کے ساتھ چلنا اور ٹھہرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا کوئی مقدّر یعنی اندازہ باندھنے والا ضرور ہے۔ گھڑی کو اگر کسی نے بالارادہ نہیں بنایا تو وہ کیوں اس قدر ایک باقاعدہ نظام کے ساتھ اپنی حرکت کو قائم رکھ کر ہمارے واسطے فائدہ مند ہوتی ہے ایسا ہی آسمان کی گھڑی کہ اس کی ترتیب اور باقاعدہ اور باضابطہ انتظام یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ بالارادہ خاص مقتدر اور مطلب اور فائدہ کے واسطے بنائی گئی ہے اس طرح انسان مصنوع سے صانع کو اور تقدیر سے مقدّر کو پہچان سکتا ہے۔

لیکن اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کے ثبوت کا ایک اور ذریعہ قائم کیا ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ قبل از وقت اپنے برگزیدوں کو کسی تقدیر سے اطلاع دے دیتا ہے اور ان کو بتلا دیتا ہے کہ فلاں وقت اور فلاں دن میں میں نے فلاں امر کو مقدر کر دیا ہے چنانچہ وہ شخص جس کو خدا نے اس کام کے واسطے چنا ہوا ہوتا ہے پہلے سے لوگوں کو اطلاع دے دیتا ہے کہ ایسا ہوگا اور پھر ایسا ہی ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اس نے کہا تھا اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کے واسطے یہ ایسی دلیل ہے کہ ہر ایک دہریہ اس موقع پر شرمندہ اور لاجواب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہزاروں ایسے نشانات عطا کئے ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر لذیذ ایمان پیدا ہوتا ہے۔ ہماری جماعت کے اس قدر لوگ اس جگہ موجود ہیں۔ کون ہے جس نے کم از کم دو چار نشان نہیں دیکھے اور اگر آپ چاہیں تو کئی سو آدمی کو باہر سے بلوائیں اور ان سے پوچھیں۔ اس قدر اخیار اور ابرار اور متقی اور صالح لوگ جو کہ ہر طرح سے عقل اور فراست رکھتے ہیں اور دنیوی طور پر اپنے معقول روزگاروں پر قائم ہیں کیا ان کو تسلی نہیں ہوئی۔ کیا انہوں نے ایسی باتیں نہیں دیکھیں جن پر انسان کبھی قادر نہیں ہے اگر ان سے سوال کیا جائے تو ہر ایک اپنے آپ کو اول درجہ کا گواہ قرار دے گا کیا ممکن ہے کہ ایسے ہر طبقہ کے انسان جن میں عاقل اور فاضل اور طبیب اور ڈاکٹر اور سوداگر اور مشائخ سجادہ نشین اور وکیل اور معزز عہدہ دار ہیں۔ بغیر پوری تسلی پانے کے یہ اقرار کر سکتے ہیں کہ ہم نے اس قدر آسمانی نشان بچشم خود دیکھے اور جبکہ وہ لوگ واقعی طور پر ایسا اقرار کرتے ہیں جس کی تصدیق کے لئے ہر وقت شخص مکذب کو اختیار ہے تو پھر سوچنا چاہیئے کہ ان مجموعہ اقرارات کا طالب حق کے لئے اگر وہ فی الحقیقت طالب حق ہے کیا نتیجہ ہونا چاہیئے کم سے کم ایک ناواقف اتنا تو ضرور سوچ سکتا ہے کہ اگر اس گروہ میں جو لوگ ہر طرح سے تعلیمیافتہ اور دانا اور آسودہ روزگار اور بفضل الٰہی مالی حالتوں میں دوسروں کے محتاج نہیں ہیں۔ اگر انہوں نے پورے طور پر میرے دعویٰ پر یقین حاصل نہیں کیا اور پوری تسلی نہیں پائی تو کیوں وہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر اور اپنے عزیزوں سے علیحدہ ہو کر غربت اور مسافری میں اس جگہ میرے پاس بسر کرتے ہیں اور اپنی اپنی مقدرت کے موافق مالی امداد میں میرے سلسلہ کے لئے فدا اور دلدادہ ہیں۔

ہر ایک بات کا وقت ہے بہار کا بھی وقت ہے اور برسات کا بھی وقت ہے اور کوئی نہیں جو خدا کے ارادے کو ٹال دے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۱۴ و صفحہ ۳۱۵)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۴

خلافتِ راشدہ کے خلاف سازشیں اور اُن کے اثرات

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء

ایک اور بڑا فتنہ

پھر ایک بڑی سازش اور فتنہ خلافت راشدہ کے نظام کو درہم برہم کرنے کا اس وقت ظہور میں آیا۔ جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو اس وقت سارا عرب مُرتد ہو گیا۔ صرف دو جگہ نماز باجماعت ہوتی تھی۔ باقی تمام مقامات میں فتنہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور سوائے مکّہ اور مدینہ اور ایک چھوٹے سے قصبہ کے تمام لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا کہ:۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً

(التوبہ ۲:۱۳)

تو اُن کے مالوں سے صدقہ لے۔ کسی اور کو یہ اختیار نہیں کہ ہم سے زکوٰۃ وصول کرے۔ اور لشکر لے کر مقابلہ کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ بعض جگہ تو ان کے پاس ایک ایک لاکھ کا بھی لشکر تھا۔ ادھر صرف دس ہزار کا ایک لشکر تھا۔ اور وہ بھی شام کو جا رہا تھا۔ اور یہ وہ لشکر تھا۔ جسے اپنی وفات کے قریب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رومی علاقہ کے لئے تیار کیا تھا۔ اور حضرت اسامہؓ کو اس کا امیر مقرر کیا تھا۔ باقی لوگ جو رہ گئے تھے وہ یا تو کمزور اور بڈھے تھے۔ اور یا پھر گنتی کے چند نوجوان تھے۔ یہ حالات دیکھ کر صحابہؓ نے سوچا کہ اگر ایسی بغاوت کے وقت اسامہؓ کا لشکر بھی روانہ ہو گیا تو مدینہ کی حفاظت کا کوئی سامان نہ ہو سکے گا۔ چنانچہ اکابر صحابہؓ کا ایک وفد جس میں حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ بھی شامل تھے اور جو اپنی شجاعت اور دلیری کے لحاظ سے مشہور تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کچھ عرصہ کے لئے اس لشکر کو روک لیا جائے۔ جب بغاوت فرو ہو جائے تو پھر بے شک اُسے بھجوایا جائے۔ مگر اب اس کا بھیجنا خطرہ سے خالی نہیں۔ مدینہ کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں۔ اور دشمن کا لشکر ہماری طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے حضرت ابوبکرؓ نے نہایت غصّہ کی حالت میں فرمایا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو قحافہ کا بیٹا سب سے پہلا کام یہ کرے گا کہ جس لشکر کو روانہ کرنے کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا اُسے روک لے۔ میں اس لشکر کو کسی صورت میں روک نہیں سکتا۔ اگر تمام عرب باغی ہو گیا ہے تو بے شک ہو جائے۔ اور اگر مدینہ کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں ہے تو بے شک نہ رہے۔ خدا کی قسم اگر دشمن کی فوج مدینہ میں گھس آئے اور ہمارے سامنے مسلمان عورتوں کی لاشیں کُتّے گھسیٹتے پھریں تب بھی میں اس لشکر کو نہیں روکوں گا جس کو روانہ کرنے کا حکم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صادر فرمایا ہے۔"

(تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۵۱)

اگر تم دشمن کی فوج سے ڈرتے ہو، تو بے شک میرا ساتھ چھوڑ دو۔ میں اکیلا مقابلہ کروں گا۔

خلیفہ راشد حضرت ابوبکرؓ کا یہ عزم اور توکل يَعْبُدُوْنَنِیْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِیْ شَيْئًا کا کتنا روشن ثبوت ہے۔

دوسرا سوال زکوٰۃ کا تھا صحابہؓ نے عرض کیا کہ اگر آپ لشکر نہیں روک سکتے تو صرف اتنا کیجئے کہ ان لوگوں سے عارضی صلح کر لیں۔ اور انہیں کہہ دیں کہ ہم اس سال زکوٰۃ نہیں لیں گے۔ اس دوران اُن کا جوش ٹھنڈا ہو جائے گا۔ اور تفرقہ کے مٹنے کی کوئی صورت پیدا ہو جائے گی حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ لوگ اونٹ کے گھٹنے کو باندھنے والی ایک رسّی بھی زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے۔ اور اب نہیں دیں گے تو میں اس وقت تک اُن سے جنگ جاری رکھوں گا۔ جب تک وہ رسّی بھی اُن سے وصول نہ کر لوں۔ اس پر صحابہؓ نے کہا کہ اگر جیشِ اُسامہؓ بھی چلا گیا۔ اور ان لوگوں سے عارضی صلح نہ کی گئی تو پھر دشمن کا کون مقابلہ کرے گا۔ مدینہ میں تو یہ بڈھے اور کمزور لوگ ہیں۔ اور یا صرف چند نوجوان ہیں وہ بھلا لاکھوں کا کیا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا۔ اے دوستو! اگر تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو ابوبکرؓ اکیلا اُن کا مقابلہ کرے گا۔"

(تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۲۲۴)

حضرت ابوبکرؓ کا عزم استقلال

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کمال بصیرت وصفائی، عزم و جرأت سے کام لیتے ہوئے دامنِ استقلال کو تھامے رکھا اور اپنے پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دی۔ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلک سے ایک انچ بھی اِدھر اُدھر اپنے آپ کو نہ ہونے دیا۔ اور فتنۂ ارتداد اور منکرین زکوٰۃ کی سازش کا قلع قمع کر کے مرتدین کو دوبارہ حلقہ بگوش اسلام کیا اور خلافتِ راشدہ کے نظام کو درہم برہم ہونے سے محفوظ کر لیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فتنہ وسازش

حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں اسلام کو ترقی پر ترقی ہو رہی تھی۔ فتوحات کا دامن وسیع سے وسیع تر ہو رہا تھا۔ دشمنانِ اسلام اندر ہی اندر سیخ پا ہو رہے تھے اور خلافتِ راشدہ کے بابرکت نظام کو نقصان پہنچانے کے لئے منصوبے سوچ رہے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کی زندگی کے آخری سال حج کے موقع پر۔ ایک شخص نے کہا کہ اگر حضرت عمرؓ کا انتقال ہوا تو میں فلاں شخص کے ہاتھ پر بیعت کر لونگا۔ کیونکہ ابوبکرؓ کی بیعت بھی تو اچانک ہی ہوئی تھی۔ اور آخر وہ کامیاب ہو گئی۔ حضرت عمرؓ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ کی دُوربین نگاہ نے بھانپ لیا کہ یہ فتنہ ہے جو اگرچہ بظاہر خفیف نظر آتا ہے لیکن انجام کار خلافت کے نظام کو نقصان پہنچانے کا موجب ہوگا چنانچہ آپ نے فرمایا۔ میں اس معاملہ پر ایک تقریر کروں گا۔ اور عوام کو ان لوگوں سے خبردار کروں گا۔ جو ان کے معاملات پر غاصبانہ تسلّط قائم کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مدینہ پہنچ کر آپ نے اپنی پہلی تقریر میں اس قصّہ کا ذکر کیا اور بڑی تفصیل کے ساتھ ثقیفہ بنی ساعدہ کی سرگزشت بیان کر کے یہ بتایا کہ اس وقت مخصوص حالات تھے۔ جن میں اچانک حضرت ابوبکرؓ کا نام تجویز کر کے میں نے اُن کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے فرمایا۔ کہ

"اگر میں ایسا نہ کرتا اور خلافت کا تصفیہ کئے بغیر ہم لوگ مجلس سے اُٹھ جاتے اور اندیشہ تھا کہ راتوں رات لوگ کوئی غلط فیصلہ کر بیٹھتے۔ اور ہمارے لئے اس پر راضی ہونا مشکل ہوتا اور بدلنا بھی مشکل۔ تم میں ابوبکرؓ جیسی بلند و بالا اور مقبول شخصیّت کا آدمی اور کون ہے؟ اب اگر کوئی شخص مسلمانوں سے مشورہ کئے بغیر کسی کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔ تو وہ اور جس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی دونوں ہی اپنے آپ کو قتل کے لئے پیش کریں گے۔"

(بخاری کتاب المحاربین
ومسند احمد جلد ۱ صفحہ ۳۹)

مسند احمدؒ کی روایت میں حضرت عمرؓ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"جس شخص نے مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی امیر کی بیعت کی۔ اس کی کوئی بیعت نہیں اور نہ اس شخص کی کوئی بیعت ہے جس سے اس نے بیعت کی۔ ایک اور روایت میں حضرت عمرؓ کے الفاظ یہ بھی آئے ہیں کہ جس شخص کو مشورہ کے بغیر امارت دی جائے اس کے لئے اس کا قبول کرنا حلال نہیں ہے۔"

(ابن حجر۔ فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۲۵
مطبع خیریہ قاہرہ ۳۲۵ ہجری)

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اسلام کی ترقی ہو رہی تھی فتوحاتِ اسلامی کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا تھا۔ غیر ممالک کے لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو رہے تھے۔ دشمنانِ اسلام اندر ہی اندر ان حالات کو دیکھ کر اسلام کے اس نظام کو نقصان پہنچانے کے لئے منصوبے سوچ رہے تھے۔ کہ کس طرح اس نظام کو جڑ سے اُکھیڑا جائے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کا شہید ہونا اسی اسلام دشمنی کا نتیجہ تھا۔ تاریخ اسلام نے اس صورتِ حال کو محفوظ کیا ہے جس کے نتیجہ میں حضرت عمرؓ پر فجر کی نماز پڑھاتے ہوئے حملہ ہوا۔ اس واقعہ کی تفصیل کتب تاریخ میں اس طرح بیان ہوئی ہے۔ طبری اور تاریخ کی بعض دوسری کتابوں میں لکھا ہے۔

مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمرؓ مسجد نبویؐ میں معمول کے مطابق فجر کی نماز پڑھانے تشریف لائے اور صفوں کی درستی کے بعد آپؓ نے اللہ اکبر کہہ کر نماز کی نیّت باندھ لی۔ تو ابُو لُولو جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اور نمازیوں میں شامل تھا۔ یکایک دو دھاری خنجر لئے آگے بڑھا اور نہایت پھرتی سے آپ پر

چھ وار کئے۔ جن میں سے ایک ناف کے نیچے لگا۔ حضرت عمرؓ اسی وقت زمین پر گر پڑے۔ یہ حملہ اتنی تیزی سے اور اچانک ہوا کہ لوگوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ صفیں درہم برہم ہوگئیں لیکن اس نے دائیں بائیں خنجر چلانا شروع کردیا۔ جس سے تیرہ آدمی زخمی ہوکر زمین پر گر پڑے۔ آخر ایک شخص نے آگے بڑھ کر پھرتی سے اپنا کمبل اس پر ڈال دیا اور اسے قابو کرلیا۔ جب ابولولوء کو یقین ہوگیا کہ اب وہ بچ کر نہیں نکل سکتا۔ تو اس نے اسی خنجر سے خودکشی کرلی۔

حضرت عمرؓ کے ارشاد پر حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے نماز پڑھائی اور نماز ختم ہونے پر لوگ حضرت عمرؓ کو اٹھاکر آپ کے گھر لے آئے۔ اس وقت تمام آنکھیں اشکبار تھیں اور سب کے دل خون ہورہے تھے۔

مغیرہ بن شعبہ کا غلام ابولولوء نہاوند کا رہنے والا تھا اور ایرانی تھا۔ ایک روز حضرت عمرؓ سے اس حملہ سے پہلے ملا۔ اور کہنے لگا۔ "میرے آقا نے میری طاقت سے زیادہ مجھ پر خراج مقرر کر رکھا ہے۔ آپ کم کرادیجئے۔" حضرت عمرؓ نے پوچھا "تمہارا خراج کیا ہے؟" اس نے کہا "دو درہم روزانہ"۔ آپؓ نے پوچھا "تم کام کیا کرتے ہو؟" اس نے کہا "نجاری نقاشی اور لوہار کا کام بھی کرتا ہوں، حضرت عمرؓ نے کہا "تین پیشے تمہارے ہاتھ میں ہیں۔ اس حال میں بھی تم شکایت کرتے ہو۔ میرے خیال میں تو یہ رقم تمہارے پیشوں کے مقابلہ میں زیادہ نہیں ہے۔" باتوں باتوں میں حضرت عمرؓ نے ابولولوء سے پوچھا "مجھے پتہ چلا ہے کہ تم چکیاں بھی بنانا جانتے ہو۔" اس نے جواب دیا۔ "جی ہاں" آپؓ نے فرمایا "تو مجھے ایک چکی بنادو۔" ابولولوء نے جواب دیا "اگر میں زندہ رہا تو ایسی چکی بناکر دوں گا جس کی شہرت مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی۔" یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا۔ حضرت عمرؓ کی نگاہوں نے دور تک اس کا تعاقب کیا۔ اور آپؓ نے فرمایا۔ "اس غلام نے مجھے دھمکی دی ہے۔"

عبدالرحمن بن ابی بکرؓ بیان کرتے ہیں کہ حادثہ سے پہلی رات کو انہوں نے ہرمزان، جفینہ نصرانی، اور ابولولوء کو آپس میں سرگوشیاں کرتے دیکھا۔ ان لوگوں کی نظر جب آپؓ پر پڑی تو گھبرا گئے۔ اس گھبراہٹ میں اُن میں سے ایک کے ہاتھ سے ایک خنجر چھوٹ کر زمین پر گر پڑا جس کی دو دھاریں تھیں۔ یہ خنجر بعینہ وہی خنجر تھا جس سے ابولولوء نے امیرالمؤمنینؓ پر حملہ کیا تھا۔

اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ ان تینوں نے حضرت عمرؓ کو شہید کرنے کی سازش کی تھی۔ ورنہ رات کے اندھیرے میں عجمی ایرانی عربی عیسائی اور مغیرہ کے غلام کو ایک جگہ جمع ہوکر آپس میں سرگوشیاں کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ حالانکہ ہرمزان نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ ہرمزان اُن ایرانی سپہ سالاروں میں سے تھا جنہیں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے شکست دی تھی۔ شکست سے قبل ہرمزان، ایرانیوں اور عراق کے زمینداروں اور کاشتکاروں کو مسلمانوں کے خلاف آمادہ پیکار کرنے کی سرتوڑ کوششوں میں مصروف تھا۔ اس نے اسلام اس وقت تک قبول نہ کیا جب تک اس بات کا اسے یقین نہ ہوگیا کہ اس کا قتل یقینی ہے۔ اور بچاؤ کی صورت اب صرف یہ ہے کہ وہ اسلام لے آئے۔

اس نے بار بار مسلمانوں سے معاہدے کئے کہ وہ آئندہ ان سے جنگ نہیں کرے گا۔ لیکن ہر بار وہ اِن معاہدوں کو پس پشت ڈال کر مسلمانوں کے مقابلہ پر آتا رہا۔ ایسے لوگ عربوں سے اپنی عداوت نہیں چھپا سکتے تھے۔ نہ کبھی اُن کے ذہن سے یہ بات محو ہوسکتی تھی کہ یہ وہ قوم ہے جس نے شاہانِ کسریٰ کی عظیم الشان سلطنت کا تختہ اُلٹ دیا۔ اور ایران کے دیار وامصار پر قابض ہوگئی ہے۔

جفینہ عیسائی نجران کا رہنے والا تھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اُسے وہاں سے اس لئے لے آئے تھے کہ وہ لوگوں کو لکھنا پڑھنا سکھائے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے ایسے وقت میں جبکہ وہ ایرانیوں اور رومیوں سے برسرپیکار تھے نجران کے عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال کر اور انہیں نقلِ مکانی کا معاوضہ دے کر شام اور عراق میں آباد کردیا تھا۔ اس لئے آپ کو اندیشہ تھا کہ ایسے نازک موقعہ پر یہ عیسائی نقضِ عہد نہ کر بیٹھیں۔ اس کے بعد مسلمانوں نے ہرقل کے لشکروں کو زبردست شکست دی۔ ہرقل عیسائی تھا۔ اس لئے عین ممکن ہے کہ جفینہ عیسائی بھی اپنے دل میں مسلمانوں کے خلاف کینہ لئے ہوئے ہو۔ اور کچھ عجب نہیں کہ وہ ہرمزان کو اپنا حلیف پاکر اس کے ساتھ اس کی سازش میں شریک ہوا ہو۔

ان تین اشخاص کے علاوہ ایک اور شخص بھی ہے جس کے متعلق یقین سے کہا گیا ہے کہ وہ بھی اس سازش میں شریک تھا۔ اور وہ کعب الاحبار ہے۔ یہ شخص قتل کے واقعہ سے تین دن پہلے حضرت عمرؓ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔

"امیرالمؤمنین آپ تین روز کے اندر اندر وفات پاجائیں گے۔"

حضرت عمرؓ نے پوچھا "تمہیں کس طرح معلوم ہوا ہے؟" اس نے کہا "مجھے کتاب اللہ توراۃ سے پتہ چلا ہے۔" حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ "اللہ! عمرؓ کے نصیب یہ کہاں کہ تورات میں اس کا ذکر ہو۔" کعب نے کہا۔ "یہ بات نہیں ہے۔ لیکن آپ کی صفات اور آپ کے حلیہ کا اس میں ضرور ذکر ہے۔"

اگلے دن کعب الاحبار پھر آپؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ "امیرالمؤمنین! آپؓ کی وفات میں صرف دو روز باقی ہیں۔" تیسرے روز پھر آیا۔ اور کہا "امیرالمؤمنین! دو روز گذر چکے۔ اب صرف ایک رات باقی ہے۔ کل صبح آپ کی وفات یقینی ہے۔"

کعب ایک یہودی تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ اسلام کو روز بروز ترقی نصیب ہورہی ہے اور کسی دین اور قوت میں اس کے مقابلہ کی تاب نہیں رہی۔ تو اس نے اپنی ذکاوت و ذہانت سے اس حقیقت کو پالیا کہ اب اسلام کا دور دورہ ہونے والا ہے۔ وہ بلند روح وہ زبردست بہادری اور وہ عظیم الشان قربانیاں جو اس کے سپوت اس کی راہ میں دکھا رہے ہیں ان کی بناء پر وہ ضرور تمام دنیا پر غالب آجائیں گے۔ اور مشرق سے لے کر مغرب تک سارا عالم اُن کے زیرِ نگیں آجائے گا۔ یہ حالات دیکھ کر اس نے اسلام قبول کرلیا۔ اُسے یقین تھا۔ کہ اسلام قبول کرنے سے اسے وہ عزت نصیب ہوگی جو اس کی اپنی قوم میں اُسے حاصل نہیں۔ کعب ایک عالم تھا اور تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتا تھا تورات کے اشعار ایسی پیچیدہ عبارتوں سے بھرے پڑے تھے۔ جن کو کوئی عرب خواہ وہ عبرانی ہی کیوں نہ پڑھا ہو سمجھ ہی نہیں سکتا تھا۔ اس سے فائدہ اٹھاکر اس نے کئی من گھڑت باتیں مسلمانوں کے درمیان پھیلادیں۔ اور اُن کے دین اور عقیدہ کی پاکیزگی کو مکدّر کردیا۔

ان امور کی موجودگی میں یہ بات یقینی ہے کہ کعب نے حضرت عمرؓ سے تین روز پہلے آپؓ کی وفات کا جو تذکرہ کیا اسے اس تمام سکیم کا پتہ تھا۔ جو ابولولوء کے ذریعہ حضرت عمرؓ کو شہید کرنے کے لئے تیار کی گئی تھی۔ حضرت عمرؓ کو بتانے کا یہ مقصد تھا کہ اس کی قدر ومنزلت مسلمانوں میں اور زیادہ ہوجائے اور وہ اُن میں گھس کر اور اُن میں سے ہوکر فتنوں کو ہوا دیتا رہے۔ اور خلافتِ راشدہ کے اس نظام کو جو اسلام کی ترقی کے لئے بطور بنیاد تھا درہم برہم کردیا جائے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف فتنہ وسازش

حضرت عثمانؓ کی خلافت کے پہلے پانچ چھ سال نہایت امن وامان اور خوشحالی سے گذرے۔ بہت سی فتوحات مسلمانوں کو حاصل ہوئیں۔ اور اسلام کے کئی ایک عظیم کارنامے سرانجام دیئے گئے۔ لیکن اسلام کا زریں ستارہ پوری آب وتاب کے ساتھ درخشاں نہ ہونے پایا تھا کہ نا تربیت یافتہ نومسلم اور حاسدین اور دشمنانِ اسلام کی طرف سے سازشوں اور فتنوں کی یورش ہوئی۔ دشمنانِ اسلام نے اسلامی یکجہتی کو پارہ پارہ کرنے کے لئے فتنہ وفساد کی ایسی آگ بھڑکائی جو کسی کے روکے نہ رک سکی۔ اسلامی مرکزیت یعنی خلافتِ راشدہ کے نظام کو تہس نہس کرنے کے لئے شرپسند عناصر نے ہر چہار طرف سے حضرت عثمانؓ کے خلاف ایسا محاذ کھڑا کیا کہ بالآخر حضرت عثمانؓ بیدردی کے ساتھ شہید کر دیئے گئے۔

اس فتنہ کو سب سے زیادہ بھڑکانے والا بلکہ بانی مبانی ایک نومسلم یہودی عبداللہ بن سبا تھا۔ یہ شخص صنعاء کا رہنے والا تھا۔ بڑا مکار اور سازشی تھا۔ چونکہ یہودی مذہب پر رہ کر اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے اس نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر حضرت عثمانؓ بلکہ درحقیقت اسلام کی قوت کو نیست ونابود کرنے کی ایک بہت بڑی سازش کی۔

ابن سبا نے سب سے پہلے بنی ہاشم اور اہلبیت کا حامی ہونے کی آڑ لے کر حضرت عثمانؓ کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ شروع کیا۔ سادہ لوح اور نئے نئے اسلام میں داخل ہونے والے مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسانے اور امّتِ مسلمہ میں تفرقہ ڈالنے کے لئے کئی ایک گمراہ کن عقائد گھڑلئے۔ مثلاً یہ بات کہ لوگ یہ تو کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واپس آئیں گے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئیں گے تو وہ اس بات کو جھوٹ سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

اِنَّ الَّذِی فَرَضَ عَلَیْکَ
الْقُرْآنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ

اس لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰؑ کی بہ نسبت لوٹنے کے زیادہ حقدار ہیں۔

درخواستِ دُعا

(۱) میرے بھتیجے منیر احمد عبدالمنیب کو کسی حادثے میں گولی پیٹ میں لگی ہے۔ گو اب حالت تسلی بخش ہے مگر ابھی تکلیف باقی ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو جلد صحتیاب کردے۔

عبدالغنی دکاندار ربوہ دارالرحمت شرقی

(۲) میرے والد محترم حکیم سید عبدالہادی صاحب بہاری بعارضہ بخار اور کھانسی دو ہفتہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے احباب دعا کریں کہ مولیٰ کریم انہیں صحتِ کاملہ عاجلہ سے نوازے۔ آمین

نصرت جہاں بنت حکیم سید عبدالہادی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"راگ وہ گاتے ہیں جس کو آسماں گاتا نہیں"

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ

اکثر لوگ ظاہر پرست اور روایات کے گرویدہ ہیں۔ مگر بات کی تہہ سے ناواقف اور حقیقت سے ناآشنا! موسیقاروں میں مشہور ہے کہ ایک راگ (جس کا نام شائد انہوں نے ملہار رکھا ہوا ہے) گایا جائے تو مینہ برسنے لگتا ہے غالباً اسی روایت کے زیر اثر اور شاید اسی وزن اور لَے میں ریڈیو پاکستان نے ؎

اے داتا بادل برسا دے

کے عنوان سے حال ہی میں ایک خاص پروگرام نشر کیا۔ چونکہ آجکل قحط سالی کا سماں ہے اور بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط کے آثار ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں یہ پروگرام نشر کرنے کے پیچھے یہی روایت کارفرما تھی۔

مگر افسوس ہے کہ لوگوں کو راگ کا نام اور اس کی طرز اور لَے تو یاد رہ گئی مگر اس راگ کی لَے میں جو روح کام کر رہی تھی اُسے یاد نہ رکھا وہ بھول گئے کہ اصل راگ طبلے کی تھاپ یا سارنگی کی تاروں سے نہیں نکلا تھا بلکہ کسی مضطر کی آہ و فغاں میں ڈوبی ہوئی پُرسوز دعا تھی جو ایسی لَے اور ایسے انداز سے دل کے تاروں سے نکلی کہ عرش تک جا پہنچی۔ قطرات رحمت کو زمین پر کھینچ لائی اور مردہ زمین کو زندگی بخش دی۔ نادان انسان کی توجہ سا۔ رے۔ گا۔ ما۔ پا۔ دھا۔ نی کی طرف چلی گئی اور اس نے سمجھا کہ شاید محض آواز کا وزن یا اُس کے سُر خدا تعالیٰ کو بھا گئے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ سُر تال کو نہیں دیکھتا۔ اس کی نگاہ تو دل پر ہوتی ہے اُسے تو وہ سُر بھاتے ہیں جو دل کے ٹوٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اس کے ہاں محض لَے یا سُر کا کوئی وزن نہیں اس کی میزان میں تو دل تولے جاتے ہیں دل سے نکلی ہوئی دعا آسمان تک راہ پا لیتی ہے اور قبولیت ایسی دعا کے استقبال کو آتی ہے کسی ایسے ہی موقعہ پر جب دھرتی پہ خاک اڑ رہی تھی، دنیا فطرت رحمت کو ترس گئی تھی کھیت ویران ہو چکے تھے، ندیاں اور چشمے خشک ہو چکے تھے۔ انسانوں اور حیوانوں کی مایوس نگاہیں رحمت الٰہی کی راہ تک رہی تھیں۔ اس ظہر الفساد فی البر والبحر یعنی خشک سالی کے زمانہ میں کوئی دردمند دل اپنی جان پگھلا کر اس انداز میں رویا ہو گا کہ اس کے رونے سے آسمان بھی رو پڑا۔ آنکھ کے پانی میں دل کا خون سمویا گیا۔ جس نے اضطراب کی وہ کیفیت پیدا کر دی جو امّن یجیب المضطر اذا دعاہ میں مخفی ہے۔ کسی نے ؎

شور کیسا ہے تیرے کوچہ میں لے جلدی خبر

کے الفاظ میں والہانہ رنگ بھر کر عرش پر دستک دی ہوگی اور کھٹکھٹانے سے دروازہ کھل گیا۔ تب اس درد آشنا نے درخواست کی ہوگی کہ ؎

میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں
میری فریادوں کو سُن میں ہو گیا زار و نزار
ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اے میرے مولیٰ اس طرف دریا کی دھار
اب نہیں ہیں ہوش اپنے ان مصائب میں بجا
رحم کر بندوں پہ اپنے تا وہ ہوویں رستگار

اس راگ نے یقیناً ہوا کا رُخ پھیر دیا اور ویرانوں کے بھاگ جاگ اٹھے۔ چودہ صدیاں قبل عرب کے ریگ زاروں میں ایک اُمّی نے ایسا ہی راگ تو چھیڑا تھا جس سے باران رحمت اس شان سے برسی کہ جل تھل کر گئی۔ صدیوں سے اُٹی پڑی دھول لالہ زار بن گئی۔ سب نحوستیں بھاگ گئیں برکات الٰہی نے تمام عالم کو اپنی گود میں لے لیا۔ رب العالمین کی طرف سے اس عظیم نغمہ خواں کو وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کے خطاب سے نوازا گیا۔ اس رحمت سے ویرانے لہلہا اٹھے تمام غبار دھل گئے اور فضا نکھر آئی

اللّٰھم صل علی محمد
وآل محمد

افسوس آج اس رحمۃ للعالمین کی سچی پیروی کی بجائے لوگ سرگم کی پیروی کر رہے ہیں اور ؎

راگ وہ گاتے ہیں جس کو آسماں گاتا نہیں

پھر آسمان سے بارانِ رحمت کا نزول رک جائے تو اپنی بد قسمتی ہے۔ رحمت کا قصور نہیں۔ پس ضرورت اس بات کی ہے رحمۃ للعالمین سے سچی محبت اور عقیدت ہو اور اللہ تعالیٰ کے حضور دل کو خون کر کے وہ کیفیت پیدا کی جائے جو قبولیت کو "کھینچتی ہے ورنہ خالی سُر کوئی کام نہیں دے سکتے ؎

یہ میکدہ کی راہ ہے کوثر اِدھر نہیں

وقف عارضی کی اہم تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتی تربیت اور قرآن مجید کی تعلیم و اشاعت کے لئے احباب جماعت کو وقف عارضی کی تحریک فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر احمدی مرد و عورت (جو استطاعت رکھتا ہے وہ) سال بھر میں کم از کم دو ہفتے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتہ کا عرصہ وقف کرے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں براہ راست یا دفتر وقف عارضی میں اپنی تعلیم اور عمر وغیرہ کے ساتھ یہ بھی لکھے کہ وہ کب وقف کرے گا اور کتنا عرصہ وقف کرے گا

واقفین وقف عارضی کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنے کرایہ اور کھانے وغیرہ کا انتظام خود کریں۔ اس لئے وہ خود دیکھیں گے کہ انہیں کتنے فاصلہ تک بھجوایا جائے دفتر ایسا انتظام کرتا ہے کہ دو آدمیوں کا وفد مقرر کیا جاتا ہے۔ ان میں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء سے ایک امیر مقرر کیا جاتا ہے انہیں ان کے مقرر کردہ فاصلہ کی کسی جماعت میں بھجوا دیا جاتا ہے۔ جماعتیں بالعموم واقفین کے ٹھہرانے کے لئے مسجد کے ساتھ یا کسی مکان میں انتظام کر دیتی ہیں۔ جماعتوں کے لئے بھی ہدایت ہوتی ہے کہ وہ واقفین کو کھانا پیش نہ کریں۔ انہیں اپنا خود انتظام کرنا چاہیئے۔

واقفین کے لئے یہ ہدایات ہیں کہ وہ جماعتوں میں تربیت کا کام کریں اگر کسی جگہ سستی وغیرہ ہو تو محبت سے سمجھائیں۔ نماز باجماعت کے انتظام کو درست کریں اور سارے افراد کو قرآن مجید پڑھائیں۔ ناظرہ بھی پڑھائیں اور ترجمہ بھی پڑھائیں اور تفسیر بھی پڑھائیں۔ جماعتوں میں تعلیم القرآن کے انتظام کی نگرانی کریں۔ تربیتی امور کی طرف پوری توجہ دیں جھگڑے وغیرہ کی صورت میں نرمی سے اصلاح کی کوشش کریں۔ جماعت کے مقامی نظام میں دخل نہ دیں ہاں اس بارہ میں کسی اصلاح کی ضرورت محسوس فرمائیں تو مرکز میں رپورٹ فرمائیں۔ مرکز خود انتظام کرے گا۔ مستورات بھی وقف کریں۔ ان کو صرف ان کے محلہ اور گاؤں کی عورتوں اور بچوں کی تعلیم القرآن اور تربیت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ میاں بیوی اکٹھے وقف کر کے جانا چاہیں تو ان کو اکٹھے مقررہ فاصلہ کے اندر کسی ایسی جماعت میں بھجوایا جاتا ہے۔ جہاں ان کی رہائش کے لئے مناسب انتظام موجود ہو۔

واقفین کو اس نیک کام کے لئے وقت دے کر ایک روحانی لذت محسوس ہوتی ہے۔ جماعتوں کی تربیت ہوتی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کی سکیم پایۂ تکمیل تک پہنچ رہی ہے۔ افراد جماعت میں اخوت و تعارف پیدا ہوتا ہے ایک گونہ جہاد کی توفیق ملتی ہے۔ دعاؤں کا موقعہ ملتا ہے۔ خود اپنے نفس کی اصلاح کا بہترین موقعہ حاصل ہوتا ہے۔ جس پہلو سے بھی غور کیا جائے۔ وقف عارضی کی تحریک سراسر خیر و برکت ہے۔ تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کو اس میں حصہ لینا چاہیئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن)

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ ۱½ ماہ سے بوجہ ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف سے چارپائی پر ہیں اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا بالکل مفقود ہے۔ احباب جماعت کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(محمد رشید دار الشکر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس ماہ کے چندہ جات ازراہِ کرم اسی ماہ میں ادا فرمائیے (ناظر بیت المال ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کی تقریبِ تشکرانہ

مورخہ ۷ جنوری ۱۹۷۱ء بعد نماز عصر احمدیہ مسجد ڈرگ روڈ میں ایک تقریب تشکرانہ بسلسلہ حصول "خلافت جوبلی علم انعامی" منعقد ہوئی۔ یاد رہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ امسال بھی پاکستان کی جملہ مجالس میں کارکردگی کے لحاظ سے اوّل قرار پائی ہے اور حضور پُرنور نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء کے موقع پر مجلس ہذا کو "سندِ خوشنودی" اور "خلافت جوبلی علم انعامی" مرحمت فرمائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اس تقریب تشکرانہ میں محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی محترم چوہدری اعجاز احمد صاحب قائد ضلع / قائدین مجالس ضلع کراچی۔ مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد اور مولوی سلطان محمود صاحب انور مربیان سلسلہ کراچی کی جماعت اور مجالس خدام الاحمدیہ کے بہت سے افراد شامل ہوئے۔ مجلس ہذا کے ۷۰ خدام اور ۳۷ اطفال اس تقریب میں شامل ہوئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ برادرم حمید الدین صاحب نے کی بعد ازاں علم کشائی ہوئی اور اس کے فوراً بعد چوہدری اعجاز احمد صاحب قائد ضلع کی اقتداء میں کھڑے ہو کر علم انعامی کا عہد دہرایا۔

اس کے بعد محمد ظفر اللہ صاحب نے حاضرین کو ایک نظم سنائی یہ نظم عبدالسلام صاحب اختر نے علم انعامی کے حصول پر مجلس ہذا کی فرمائش پر لکھی تھی۔ ازاں بعد عزیزم سید نعیم احمد (طفل) نے بھی حاضرین کو ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

نظم کے بعد برادرم منظور احمد صاحب نائب قائد اوّل و پریذیڈنٹ حلقہ ڈرگ روڈ کالونی نے اس تقریب کی غرض و غایت بیان فرماتے ہوئے خدام کو ان کی آئندہ ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں چوہدری اعجاز احمد صاحب قائد ضلع نے اپنی تقریر میں مجلس ہذا کو اوّل آنے پر مبارکباد پیش کی آپ کے بعد محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے اپنی تقریر میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے مبلغ ۲۰۰/- روپے بطور امداد مجلس ہذا کو دینے کا وعدہ فرمایا نیز آئندہ کے لئے حوصلہ افزائی فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

آخر میں صدر صاحب نے حسین رنگ میں صحابہؓ کی مثالیں دیکر احمدیت کی آئندہ ترقی کے بارہ میں بتایا۔ آپ نے تربیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ دیکھیں کہ کیا یہ کام اللہ تعالیٰ کسی اور سے بھی لے رہا ہے۔ اس لئے اپنے کام میں لگے رہیں کیونکہ یہ موقع صرف ہمیں ہی ملا ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کی عزت کو دوبارہ قائم کریں۔

آپ کی تقریر کے بعد مبشر احمد صاحب باجوہ قائد مجلس نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے برادرم عبدالشکور صاحب اسلم سابق قائد مجلس کے لئے دعا کی تحریک کی جن کی قیادت میں مجلس ہذا نے دوبارہ علم انعامی حاصل کیا اور جو اب لاہور تبدیل ہو چکے ہیں۔

آخر میں دعا ہوئی۔ نماز مغرب کے بعد ایک چائے پارٹی دی گئی جس میں تمام افراد شامل ہوئے

(شمس الدین التمش معتمد و ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیدالاضحیٰ کی تقریب پر قربانی کرنیوالے احباب متوجہ ہوں

اس مرتبہ عید الاضحیٰ ۷ فروری ۷۱ء کو انشاءاللہ تعالیٰ ہوگی۔ اس موقعہ پر جو احباب نظارت خدمت درویشاں کے زیر اہتمام قربانی کروانا چاہتے ہیں وہ بحساب فی جانور (چھترا) کم از کم ساٹھ روپے بھجوا دیں تاکہ ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جا سکے۔ چونکہ عیدالاضحیہ کے دنوں میں جانوروں کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور بسا اوقات اچھا جانور بھی میسر نہیں آتا اس لئے احباب رقم بھجوانے میں عجلت سے کام لیں ایسی رقوم ناظر خدمت درویشاں کے نام پر بھجوائی جائیں تاکہ بروقت مل سکیں

(ناظر خدمت درویشاں)

دورِ ثانی کے واقفین وقفِ عارضی

واقفین وقف عارضی کے لئے ضروری ہے کہ اپنے کام کی رپورٹ معہ وقف نمبر ارسال فرماتے رہیں جملہ رپورٹیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ملاحظہ اور دعا کے بعد دفتر میں آجاتی ہیں انہی کے مطابق فہرست مرتب ہوتی ہے۔ جو دوست رپورٹیں نہیں بھجواتے یا وقف نمبر نہیں لکھتے وہ غلطی کرتے ہیں۔ اس سال کے سولہ سو واقفین تک الفضل ۱۲ صلح ۱۳۵۰ہش میں شائع ہو چکے ہیں احباب کرام سے سب واقفین عارضی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن)

۱۶۰۱ مکرم عبدالحکیم صاحب ربوہ
۱۶۰۲ " عبدالغنی صاحب ٹھیکیدار ربوہ
۱۶۰۳ " چوہدری خان محمد صاحب گوندل "
۱۶۰۴ " لئیق احمد صاحب "
۱۶۰۵ " دریا خان صاحب خدا آباد ضلع حیدرآباد
۱۶۰۶ " عیسےٰ خان صاحب " "
۱۶۰۷ " عبداللطیف صاحب کمپوزر تعلیمی ربوہ
۱۶۰۸ " بشیر احمد صاحب شاہد "
۱۶۰۹ " عبدالغفار صاحب سرگودھا
۱۶۱۰ " لطیف احمد صاحب چک ۳/ب ضلع سرگودھا
۱۶۱۱ " میاں محمد اسماعیل صاحب پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ
۱۶۱۲ " ماسٹر فضل احمد صاحب گولیکی ضلع گجرات
۱۶۱۳ " چوہدری ریاض احمد صاحب چک ۱۲/ج ضلع سرگودھا
۱۶۱۴ " رانا حمید اللہ صاحب خوشاب " "
۱۶۱۵ مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم رانا حمید اللہ صاحب " "
۱۶۱۶ مکرم ماسٹر مظفر احمد صاحب چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ
۱۶۱۷ " رشید احمد شاہ صاحب " "
۱۶۱۸ " سلطان احمد صاحب منڈیکی گورایا ضلع سیالکوٹ
۱۶۱۹ " اللہ دتہ صاحب بھروکے کلاں ضلع سیالکوٹ
۱۶۲۰ " غلام احمد صاحب گوئندکے کلاں "
۱۶۲۱ " مرزا نصیر احمد صاحب ربوہ
۱۶۲۲ " چوہدری برکت علی صاحب سانگھڑ
۱۶۲۳ " احمد حسین صاحب ربوہ
۱۶۲۴ " نعمت اللہ صاحب ربوہ
۱۶۲۵ " میاں محمد رمضان صاحب چانگریاں ضلع سیالکوٹ
۱۶۲۶ " مبارک احمد صاحب کاٹھ گڑھی ربوہ
۱۶۲۷ مکرمہ شاہدہ ذاکرہ صاحبہ اہلیہ مبارک احمد صاحب کاٹھگڑھی ربوہ
۱۶۲۸ مکرم میر عبدالسلام صاحب چک ۱۷ جنوبی سرگودھا
۱۶۲۹ " رانا محمد رشید صاحب چک ۱۱۶ مراد ضلع بہاولنگر
۱۶۳۰ " شیخ رفیق احمد صاحب دنیاپور ضلع ملتان
۱۶۳۱ " رشید احمد صاحب ربوہ
۱۶۳۲ " منصور احمد صاحب ربوہ
۱۶۳۳ " چوہدری روشن خان صاحب مونگ ضلع گجرات
۱۶۳۴ " محمد حیات صاحب کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ
۱۶۳۵ " حکیم شیخ معراج دین صاحب گوجرانوالہ
۱۶۳۶ " شیخ فضل کریم صاحب
۱۶۳۷ " حافظ عبدالرشید صاحب چک ۸ بہوڑو ضلع شیخوپورہ
۱۶۳۸ " محمد اسماعیل صاحب چک ۹/۳ ضلع ملتان

(باقی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

حکومت مزدوروں کے حالات کار بہتر بنائے گی

لاہور ۲۷ر جنوری۔ گورنر پنجاب لفٹننٹ جنرل عتیق الرحمٰن نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ضروری اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کے رجحان پر قابو پانے کے لئے تمام تدابیر اختیار کرے گی۔ میکسی ہاک آٹا، بناسپتی گھی۔ مٹی کا تیل، اور چینی کے نرخوں کو اعتدال پر رکھا جائے گا۔ انہوں نے صنعتی پیداوار میں کمی کے رجحان پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے مختلف صنعتوں کی انتظامیہ اور مزدور تنظیموں پر زور دیا کہ وہ مل جل کر اپنے تنازعات کا تصفیہ کریں اور پیداواری صلاحیت کے مطابق کام کریں کارخانہ داروں کو چاہیئے کہ وہ مزدوروں کے حقوق کا تحفظ کریں۔

عوام قانون کا احترام کریں

لاہور ۲۷ر جنوری۔ گورنر لفٹننٹ جنرل عتیق الرحمٰن نے اپنی پریس کانفرنس میں عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ نظم و ضبط سے کام لیں اور وقت کے قانون کا احترام کریں۔ جب قانون تبدیل ہوگا تو پھر وہ نئے قانون کے مطابق عمل کرنے میں آزاد ہوں گے۔ قانون کو کوئی بھی شخص اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا۔

گورنر نے بتایا کہ حکومت کسی بھی حالت میں لوگوں کو قانون شکنی کی اجازت نہیں دے گی۔ کیونکہ وہ ایک ایسی فضا پیدا کرنا چاہتی ہے جس میں ملک کا آئین بنایا جا سکے اور اقتدار عوام کے منتخب نمائندوں کے حوالہ کیا جا سکے

سرکاری کالجوں کے اساتذہ کو درجہ اول دینے کا فیصلہ

لاہور ۲۷ر جنوری۔ گورنر پنجاب نے انکشاف کیا ہے کہ صوبائی حکومت سرکاری کالجوں کے اساتذہ کو درجہ اول دے دے گی انہوں نے کہا کہ اساتذہ کے مطالبات پر غور کرنے کے بعد حکومت نے اصولی طور پر درجہ اول دینے کا فیصلہ کیا ہے اور اس سلسلہ میں جلد ہی اعلان کر دیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بات گورنر ہاؤس میں اپنی پریس کانفرنس کے دوران اخباری نمائندوں کے سوال پر بتائی۔

مرکزی وزیر تجارت آج تہران روانہ ہوں گے

راولپنڈی ۲۷ر جنوری۔ مرکزی وزیر صنعت و قدرتی وسائل مسٹر اے کے ایم حفیظ الدین کل تہران روانہ ہوں گے جہاں وہ دونوں ملکوں کے درمیان تیل کے معاہدے پر دستخط کریں گے اس کے تحت ایران اور پاکستان مساوی سرمایہ سے مشرقی پاکستان میں تیل صاف کرنے کا ایک کارخانہ لگائیں گے۔ پاکستان کو ایران کے بعض علاقوں میں تیل تلاش کرنے کی اجازت بھی حاصل ہو جائے گی۔

پاکستان اور روس میں تجارت

پشاور ۲۷ر جنوری۔ پاکستان اور روس کے درمیان افغانستان کے راستہ تجارت شروع کرنے کے انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ اس ضمن میں روس اور افغانستان کی حکومتوں کے درمیان آج کابل میں ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے اس کی رو سے پاکستان۔ افغانستان کے خشکی کے راستہ کو روس تک سامان تجارت پہنچانے کے لئے استعمال کر سکے گا۔ اور روس کے لئے یہ راستہ کھول دیا جائے گا۔ افغانستان کے راستے پاکستان اور روس میں پہلی بار تجارتی شاہراہ کھولی جا رہی ہے۔

پاکستان کا تجارتی وفد عنقریب متحدہ عرب جمہوریہ جائے گا

راولپنڈی ۲۷ر جنوری۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر احسان الحق کی قیادت میں پاکستان کا ایک تجارتی وفد عنقریب متحدہ عرب جمہوریہ جائے گا۔ جہاں وہ سرکاری حکام سے دونوں ممالک کے تجارتی تعلقات بہتر بنانے کے سلسلہ میں بات چیت کرے گا پاکستان میں مقیم متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر نے آج پی پی آئی کے نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔

ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ہمارا دفتر سب احمدی ڈاکٹروں کے کوائف جمع کر رہا ہے سب جماعتیں اپنے اپنے ڈاکٹروں کے نام اور پتہ سے ہمیں فوراً اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

وقفِ جدید کے استحکام کے لئے

درست مشورہ عطا فرماویں

وقف جدید کی تحریک سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی آخری اور احمدیت کی نشوونما کے لئے بنیادی تحریک ہے۔ حضور نے ۱۹۵۸ء میں اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی استعانت کے ساتھ اس کا اجراء فرمایا۔ اور مسلسل خطبات کے ذریعہ یہ تاکید فرمائی

۱۔ ہر گاؤں اور ہر قصبہ میں قرآن مجید کو پڑھانے والا ایک معلّم مقرر ہو جو بچوں اور بڑوں کو التزام کے ساتھ قرآن مجید اور نماز باترجمہ پڑھائے

۲۔ زمیندار اصحاب اپنی مملوکہ زمین کا ایک حصّہ خواہ وہ چند مرلے ہی کیوں نہ ہو وقف جدید کے پاس اسلام اور احمدیت کی خاطر اس معلّم کے گزارے کے لئے وقف فرمادیں۔

۳۔ ہر احمدی دوست۔ اپنی طرف سے اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے کم از کم ۶ روپے فی کس کے حساب سے ادائیگی قرار دے لے۔ تاکہ اس رقم سے نہ صرف معلّمین کی آمد و رفت اور ان کے گزارے کا بندوبست ہو سکے بلکہ اسلام کا ابتدائی لٹریچر مثلاً نماز باترجمہ اور اخلاق حسنہ کے متعلق ابتدائی کتب انہیں مہیا کی جا سکیں۔

آپ محاسبہ فرمادیں کہ آپ نے اس پروگرام پر کہاں تک عمل فرمایا!

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین سُرمہ

جو متعدد جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ہے بچوں بڑوں سب کے لئے مفید ہے۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سُرمہ خورشید

ایک لاجواب اور مجرب نظر کا سُرمہ

آنکھوں کی بیماریاں خارش۔ پانی بہنا۔ پھولی۔ موتیا بند۔ ککرے وغیرہ کے لئے

لاجواب تحفہ

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۳۶

لیڈیز ٹیچرز کی فوری ضرورت

ایک انگلش میڈیم سکول میں پانچ ٹرینڈ بی اے بی ٹی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ اور کم از کم تنخواہ ۳۰۰ روپے سے شروع ہوگی۔ درخواستیں صدر صاحب کی تصدیق سے مورخہ ۳۱؍ ۱ تک مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمادیں۔

B.E.4 معرفت چوہدری رحمت اللہ صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور بمقام احمد پور شرقیہ محلہ شکاری۔ (عقب ڈیرہ نواب صاحب)

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۰ء کی شب کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمدللہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و ذرہ نوازی بچے کا نام "منظور احمد" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے آمین۔ (ممتاز حسین امتیاز۔ ابن محمد حسین صاحب خادم کارکن بہشتی مقبرہ ربوہ)

نیکی کے حصول کے وقت ایک دُوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو

صرف بعض نیکیوں میں آگے رہنے کو کافی نہ سمجھو بلکہ ہر قسم کی نیکیاں بجا لاؤ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت کا پہلی آیت سے یہ تعلق ہے کہ اوپر یہ بتایا گیا تھا کہ یہود نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کو اپنا مقصد قرار دیا ہوا ہے چنانچہ فرمایا تھا۔ وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ یعنی اگر تو اہل کتاب کے پاس ہر قسم کا نشان بھی لے آئے تب بھی وہ تیرے قبلہ کی پیروی نہیں کریں گے۔ گویا خواہ ان کے ہاتھ سے خدا جائے یا اُس کا رسول جائے انہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ضرور کرنی ہے۔ اور یہ نتیجہ ہے اس امر کا کہ انہوں نے اپنا کوئی اعلیٰ مقصد قرار نہیں دیا ہوا۔ پس چاہیئے کہ تم اپنا ایک اعلیٰ مقصد قرار دے لو مگر یہ یاد رکھو کہ کوئی ایک نیکی اپنا مقصد قرار دے لینا کافی نہیں بلکہ الخیرات یعنی سب نیکیوں کو اپنا مقصد قرار دو اور جب بھی تمہیں کوئی نیک بات معلوم ہو بلا کسی اور خیال کے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور اس سے دُور رہنے کو ہلاکت سمجھو۔ اور دوسری بات یہ مدنظر رکھو کہ نیکی کے حصول کے وقت تسابق کو مدنظر رکھو یعنی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اور تیسری بات یہ مدنظر رکھو کہ اگر تمہارا قدم دوسروں کی سُستی کی وجہ سے یا تمہاری چستی کی وجہ سے آگے پڑ رہا ہے تو دوسروں سے صرف بعض نیکیوں میں آگے رہنے کو کافی نہ سمجھو۔ بلکہ جس قدر جلد ہو سکے ہر قسم کی خیرات کے حصول کے لئے قدم بڑھاؤ۔ اِسی کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بھی توجہ دلائی ہے کہ كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ أَخَذَهَا حَيْثُ وَجَدَهَا۔ یعنی حکمت کی بات مومن کی ایک گمشدہ متاع ہوتی ہے وہ جہاں سے بھی ملے اسے فوراً لے لیتا ہے۔ اس حدیث میں ایک تو اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مومن کوئی بات بھی بغیر حکمت کے نہیں کرتا۔ تمام خوبیاں اس کے اندر پائی جاتی ہیں اور تمام نیکیاں اس کے اندر جمع ہوتی ہیں اور دوسرے اس امر کی نصیحت کی گئی ہے کہ اسے جب بھی کوئی حکمت کی بات نظر آئے تو وہ دیکھے بغیر کہ یہ کلمۂ حکمت کسی کافر کے مونہہ سے نکلا ہے یا منافق کے مونہہ سے۔ فوراً اسے اپنی کھوئی ہوئی چیز سمجھ کر حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ گویا جس طرح ایک کھویا ہوا بچہ اُسے نظر آجائے تو وہ فوراً اسے پکڑنے کی کوشش کرتا ہے اسی طرح وہ بھی لپک کر اس خوبی کو لے لے اور کہے کہ او ہو! یہ تو میری ہی چیز تھی افسوس کہ اسے کوئی اور اٹھا کر لے گیا۔ اب یہ میرا کام ہے کہ میں اپنی گمشدہ متاع واپس لوں اور اس خوبی کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کروں۔

دُنیا میں بہت سی خرابیاں محض اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ جس کسی کے پاس جتنی نیکی ہوتی ہے وہ اسی پر فخر کرتے بیٹھ جاتا ہے اور مزید خوبیاں اپنے اندر جمع کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صہ ۲۵۷)

اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے

مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب کی روانگی

مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ۳۱ر جنوری ۱۹۷۱ء بروز اتوار بذریعہ خیبر ایکسپریس روانہ ہو رہے ہیں احباب اپنے مجاہد بھائی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کے لئے صبح سوا نو بجے سٹیشن پر تشریف لائیں۔ (وکالت تبشیر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ ارشاد

۳۰ر صلح تا ۵ر تبلیغ (فروری) ہفتہ وصولی برائے چندہ جات صدر انجمن احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ر صلح (جنوری) میں صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کی وصولی کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ میں ۳۰ر جنوری سے ۵ر فروری تک سات دن کا عرصہ مقرر کرتا ہوں ان سات دنوں میں ساری کمی پوری ہو جانی چاہیئے جہاں تک موصیوں کے حصہ آمد کی کمی کا تعلق ہے اس کے لئے میں موصیوں کی تنظیم کو ذمہ دار ٹھہراتا ہوں وہ حصہ آمد کی وصولی کا انتظام کریں اور کوئی بقایا نہ رہنے دیں باقی چندوں کے لئے جماعتی عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ پوری مستعدی کا مظاہرہ کر کے اس کمی کو پورا کریں تا کہ جماعتی لحاظ سے ہمارا قدم اس جہت میں بھی پہلے کی طرح آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔

(الفضل ۱۰ر صلح)

واضح رہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات میں اس وقت تک جس قدر وصولی ہو جانی چاہیئے تھی اس میں ساڑھے پانچ لاکھ روپے کی کمی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی اطلاع کے مطابق ربوہ کے اکثر مالکان دکان، پلاٹس و مکانات کے ذمہ ترقیاتی ٹیکس عرصہ سے بقایا چلا آرہا ہے۔ ان بقایاجات کی وجہ سے ٹاؤن کمیٹی کی اکثر ترقیاتی سکیمیں التوا میں پڑی ہوئی ہیں۔ لہٰذا ایسے بقایا داران کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر انہوں نے اپنے بقایا جات ۳۰ر جون ۱۹۷۱ء تک ادا نہ کئے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

(ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۸ر جنوری ۱۹۷۱ء بروز جمعۃ المبارک میرے بڑے لڑکے عزیزم عبدالمنان ناصر کو توام بچے لڑکا اور لڑکی عطا فرمائے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بچوں کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور نیک خادم دین بنائے۔ نیز ان کی والدہ کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں بھی صحت و سلامتی سے رکھے۔ آمین

(میاں عبدالسلام پاک گولڈ سمتھ گول بازار۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے چھوٹے بچے محمد اکرم ناصر کے بائیں بازو کی ہڈی گر جانے کی وجہ سے کریک ہو گئی ہے جس کی وجہ سے سارا بازو متورم ہو گیا ہے احباب کرام جلد اور مکمل صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

(محمد نواز مومن کارکن الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۲۵